ہے کہ حکومت کو ایسے کسی ''معمولی'' قضیے پر توجہ دینے کی فرصت کہاں!! وہ تو اپنے ہاں کے ''بنیاد پرستوں'' ہی سے نمٹنے میں بری طرح مصروف ہے۔

ویسے گزشتہ دو' تین دہائیوں میں جب اس کی معاشی حالت خاصی خراب تھی، دو تین مرتبہ ہزاروں روہنگیا مسلمانوں کو اپنے ممالک میں عارضی پناہ دینے اور پھر برمی حکومت کی شرائط مان کر ان کو جبراً واپس کرنے کا کارنامہ انجام دے چکا ہے۔ اب معاشی استحکام حاصل ہونے پر سننے میں آرہا ہے کہ قتل عام کی حالیہ لہروں سے بچنے کے لیے بنگلا دیش کی جانب راہِ فرار اختیار کرنے والے مسلمانوں کی کئی کشتیوں کو بنگلا دیش بحریہ نے اپنے ساحل تک نہیں پہنچنے دیا۔ سمندر ہی میں ان کا رخ موڑ دیا کہ..... ''واپس نہیں جاسکتے ہو تو اتنے بڑے سمندر میں کہیں ڈوب مرو! ہمیں کیوں تنگ کرتے ہو!؟

ذرا سی خوش حالی آنے پر پڑوسی برادر مسلم ملک کا یہ حال ہے تو اس سے کم یا زیادہ دولت مند، ترقی یافتہ، خوش حال، چھوٹے بڑے، نئے پرانے ساٹھ مسلم ملکوں اور ان کے حکمرانوں سے کیا توقع رکھی جائے؟ آج تو دنیا میں خلافت کا نظام ہے اور نہ حجاج بن یوسف جیسا جابر مگر غیرت مند حکمران، کوئی جرنیل بھی محمد بن قاسمؒ جیسا بہادر وغیور نہیں ہے۔

ہاں! اراکان کے مسلمانو! سن لو، تمہاری داد رسی کو کوئی نہیں آئے گا۔ اپنی فکر خود اور اپنی مدد آپ کرو۔ بھول کر بھی کہیں جاؤ گے، تو دیکھ لیا؟ کہیں پناہ نہیں ملے گی۔ اللہ کے بھروسے پر مزاحمت کرو۔ ''اقدام'' اگرچہ نہ کرو، مگر حملہ آوروں کا مقابلہ کرکے مرو۔ بودھ تو اپنی ''مت'' پر عمل نہیں کر رہے ہیں۔ تم تو اپنے ''دین'' کی تعلیمات اور شریعت کے احکام پر عمل کرو؛ اسی میں تمہاری دنیا اور آخرت کی کامیابی کا راز پوشیدہ ہے۔

تمہارے رب اللہ، اس کے دین اسلام، مجموعہ ہدایت قرآن اور ہادی برحق نبی آخر الزمان ﷺ کی تعلیم اور اسوہ حسنہ ہی میں نہیں..... نام نہاد بین الاقوامی قوانین میں بھی ''دفاع'' کی ممانعت نہیں ہے۔ اللہ تمہارا حامی وناصر ہو! آمین

ننھے مجاہد

انتخاب: عبدالعزیز خان و عبدالقدیر خان

ننھے مجاہد ، ننھے سپاہی
باتیں ان کی بڑی بڑی ہیں
اسلام کا روشن نام کریں گے
اچھی باتیں کر کے انہوں نے
آپس میں مل جل کر انہوں نے

آپس میں ہیں اچھے بھائی
بات میں ان کی ہے سچائی
اسلام کے ہیں یہ سچے داعی
بڑوں سے کیسی محبت پائی
کیسی پیاری نظم سنائی

صریر خامہ تبصرہ

"قلم وقرطاس نمبر"

ماہنامہ "القاسم" کی خصوصی اشاعت (۱۹)

عبدالوہاب خان

❁ "نقش اول" میں اردو ادب پر عالمانہ تبصرہ وتنقید ہے۔

❁ "علمی ذوق کی پہچان" مطالعے کی اہمیت اجاگر کرتا ہے۔

❁ "کتابیں سب سے بڑی دولت" اپنے موضوع پر مفید ومؤثر ہے۔

تین مقدمات کے بعد مختلف کتابوں کے تعارف، دیباچے اور تقاریظ پیش کرکے ان کے مطالعے کی ترغیب دی گئی ہے۔ان میں سے ہم اپنے پسندیدہ عنواناتِ کتب اوران میں سے بعض اہم نکات پر تبصرہ پیش کررہے ہیں:

عمومی تبصرہ: ❁ زیرتبصرہ شمارے میں بعض طباعتی غلطیاں بھی ہیں۔ان میں سے "جانثار" بکثرت استعمال ہوا ہے،اور "ٹائپ ریکارڈ" دوتین مرتبہ۔ ❁ صحیح لفظ: "جان نثار،ٹیپ ریکارڈر" ہے۔

ان کے علاوہ ایسے الفاظ ہیں،جن کا استعمال بالکل ترک کرنا احوط وبہتر ہے:

❁(۱) خدا: ❁﴿ولله الأسماء الحسنى فادعوه بها﴾ [الأعراف ۱۸۰] اس موضوع پر مولانا رشید اللہ یعقوب کی کتاب "أطيعوا الله وأطيعوا الرسول" قابل مطالعہ ہے۔(التراث ۳۸/ ۳۷-۴۰)

❁(۲) عشق رسول: ❁"عشق" عربی زبان کا لفظ ہے؛لیکن قرآن پاک وحدیث شریف میں کہیں نہیں آیا۔اس کا استعمال فساق وفجار کے ہاں رائج ہے؛لیکن کوئی فاسق وفاجر بھی اپنی واجب الاحترام رشتوں کے ساتھ یہ نہیں کرتا۔لہٰذا اس فاسقانہ لفظ کی جگہ "محبت،مودت،ولاء" جیسے پاکیزہ شرعی الفاظ کا استعمال کرنا چاہیے۔

خصوصی تبصرہ: ۱۔ **"اسلامی معاشرہ کے لازمی خدوخال"**: (شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق)

❁ یہ جامع الترمذی کی "كتاب البر والصلة" کا ترجمہ وتشریح ہے۔مولانا عبدالقیوم حقانی اس کی گیارہ خصوصیات بیان کرتے ہوئے ساتویں نمبر پر فرماتے ہیں: "ائمہ اربعہ کے دلائل کو بڑی وسیع الظرفی سے بیان کرتے ہیں۔اور پھر احناف کے دلائل پر اس انداز میں روشنی ڈالتے ہیں کہ کوئی بات تشنہ تکمیل نہیں رہتی۔" (صفحہ ۲۱)

۞ عبارت کا دوسرا فقرہ چغلی کھا رہا ہے کہ ان کی ''وسعت ظرفی، علم عمیق، علم حدیث سے فطری لگاؤ، بے پناہ واقفیت اور نکتہ آفرینی...... '' سب شاندار خوبیوں کی تان ''حنفیت کی عصبیت'' پر آکر ٹوٹ جاتی ہے۔ یعنی عام مقلد علماء کی طرح آخر کار ترجیح صرف ''امام اعظم'' کے پلڑے میں ڈال دیتے ہیں۔ ﴿إنا لله وإنآ إليه راجعون۞﴾

۞ ہر تعلیم یافتہ شخص کے لیے دعوت فکر ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کی امامت وفقاہت تسلیم؛ لیکن دیگر ائمہ کرامؒ کیا واقعی پھسڈی تھے کہ ہر اختلافی مسئلے میں صرف اور صرف امام ابوحنیفہؒ ہی ''ترجیح کے ٹھیکیدار'' ہوں؟!

۞ گیارہویں خصوصیت میں فرماتے ہیں: ''باطل نظریات، ہفوات اور شکوک وشبہات کے رد وازالے کی طرف بھرپور توجہ رہتی ہے۔ کہیں منکرین قرآن ومنکرین صحابہ، منکرین حدیث، منکرین فقہ وفقہاء، منکرین ختم نبوت وغیرہ اور منکرین نظام شریعت ہیں...... (صفحہ ۲۲)

۞ مـــاشـــاء الله (روافض، پرویزی، اہل ظاہر، قادیانی اور لبرل، جمہوریت نوازوں) کے پیدا کردہ شکوک وشبہات کی تردید اور ازالے کا کار خیر خوب انجام دیتے ہیں جزاه الله أحسن الجزاء ووفقه لكل خير

اگر ''غیر منصفانہ ترجیح'' جو کہ اہل سنت کے اندر فرقہ بندی کی ''بنیاد کا پتھر'' ہے۔ یعنی (مذہبی عصبیت = تقلید) پر تردید بھی شامل کیا جاتا...... تو ''چشم ماروشن دل ماشاد'' ہونے میں کوئی کسر باقی نہ رہتی!

۲۔ ''حجۃ الاسلام الامام الکبیر حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ'': (مولانا عبدالقیوم حقانی)

۞ ''حجۃ الاسلام'' کے لقب میں ''غلو'' کا شائبہ ہے، کیونکہ اسلام کی حجت تو صرف کتاب الٰہی وسنت نبویہ ہے، کوئی شخصیت نہیں (کسے باشد) حتیٰ کہ ہم تو انفرادی طور پر کسی صحابی کو بھی ''حجت'' نہیں جانتے۔

۳۔ ''اعترافِ ذنوب واعترافِ قصور، وسیلہ مغفرت رب غفور''

۞ مولانا عبدالقیوم حقانی کے تعارفی مقدمے میں امام غزالیؒ کے حوالے سے کئی احادیث بیان کی گئی ہیں۔ محدثین کرام امام غزالیؒ پر احادیث کے انتخاب سے متعلق شدید علمی وفنی تحفظات رکھتے ہیں۔ لہٰذا اصل مصادر کا حوالہ دینا بہت ضروری ہے؛ تاکہ حدیث شریف '' من حدث عني بحديث يرى أنه كذب فهو أحد الكاذبين '' [أحمد، ابن ماجه، ترمذی وقال: حسن صحيح] کے زد میں نہ آئیں۔

۞ عریانی وفحاشی اور آوارگی کی راہوں سے ہٹ کر مسجد وخانقاہ کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ (صفحہ ۳۲)

۞ ''خانقاہ'' یہ عبادت گاہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں میں رائج نہیں تھا۔ لہٰذا ایسے اصطلاحات سے اجتناب

کرنا چاہیے، جن میں دیگر ادیان وملل اور اہل بدعت سے مشابہت ہو۔

❁ چوں پیر شدی حافظ از میکدہ بیروں شو   رندی و ہوسناکی در عہد شباب اولی

محتاط ترجمے کرتے ہوئے لکھا ہے "...... جوانی کے زمانہ میں تو خیر" (صفحہ ۳۵)

❁ ترجمے میں اس تصرف کے باوجود اس بیت کا "منفی پہلو" بڑا خطرناک ہے۔ فتدبروا یرحمکم اللہ

❁ یہ حقیر حضرت مصلح الامت رحمۃ اللہ علیہ کو گناہوں سے معصوم تو نہیں؛ لیکن محفوظ ہونے کا عقیدہ تو ضرور رکھتا ہے۔ (صفحہ ۳۸)

❁ فرمان باری: ﴿فلا تزکوا أنفسکم ھو أعلم بمن اتقی﴾ [النجم ۳۲] کے مطابق یہ "عقیدہ" رکھنا خطرے سے خالی نہیں۔ "معصوم اور محفوظ" کا فرق لفظی ہے۔ ہمیں حسن ظن رکھنے کا حکم ہے، بندے کے لیے حدود الٰہی سے تجاوز کرنا زیب نہیں دیتا۔ عصمت تو رسول ﷺ کی خصوصیت ہے، امتی کو نہ دیجیے۔

۴۔ **بنیاد کا پتھر:** (مولانا عبدالقیوم حقانی)

❁ میں جو کچھ بھی ہوں یہ آپ کی توجہ اور روحانی تصرف سے ہوں۔ (صفحہ ۴۲)

❁ "روحانی تصرف" کا لفظ بہت ثقیل ہے۔ مخلوقات میں ہر قسم کا تصرف صرف رب ذوالجلال وحدہ لا شریک لہ کے اختیار اور قدرت میں ہے، کسی بھی مخلوق کے لیے ایسا تصرف ثابت نہیں۔

❁ ...... عالیشان اداروں کی اساس میں خاک نشین ہو جانے والے "گل رحمان" تو نہیں (باستثناء) کوئی متمم بھی میسر نہ آیا جوان کی محرومیوں کے جنازہ پر مرثیہ کہتا۔ (صفحہ ۴۶)

❁ مخلص مثالی طالب علم کی شان میں کتاب تصنیف نہ ہونے کو "قابل مرثیہ محرومی" قرار دینا محل نظر ہے۔ کوئی استاد ایسے شاگرد کو اپنے بیٹوں سے کم عزیز نہیں رکھتا۔ سب سے بڑھ کر رب العالمین نے اس کی کس قدر پذیرائی کا شاندار انتظام عالمین میں تیار کر رکھا ہے۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "...... من سلک طریقا یطلب فیہ علماً سلک اللہ بہ طریقا من طرق الجنۃ، وإن الملائکۃ لتضع أجنحتھا رضا لطالب العلم، وإن العالم لیستغفر لہ من فی السموٰت ومن فی الأرض والحیتان فی الماء......" [أبو داؤد کتاب العلم ح۱، الترمذی العلم ح۲۶۸۳، ابن ماجہ ح۲۲۳]

❁ (فلا کعباً بلغت ولا کلاباً)

ترجمہ: "اس نیت سے نہ تو کعبے پہنچ سکتے ہیں اور نہ کتے کے مقام کو پا سکتے ہیں۔" (صفحہ ۵۷)

❁ اس ترجمے پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے۔

❁ "ہم ...... جب کوئی مر جائے تو اس کی پوجا کرتے ہیں۔ اس کے مزار پر گنبد تعمیر کرواتے ہیں، سنگ مرمر سے تزئین و آرائش کرتے ہیں، پھولوں کی چادر چڑھاتے ہیں۔" (صفحہ ۷۳)

❁ اکثر دیوبندی مکتب فکر والے اللہ پاک کی ربوبیت اور الوہیت میں شرک نہ کرنے کی وجہ سے اس قسم کے خرافات میں ہرگز مبتلا نہیں ہوتے۔ دیکھیے: "**علماء دیوبند کے مزارات کی کچی قبریں**" (صفحہ ۱۳۷) لہٰذا اس طرح کی لفاظی سے بھی بچنا چاہیے، جس سے بدظنی فروغ پائے یا جاہلوں کے لیے گمراہی کی راہ کھلنے کا اندیشہ ہو۔

۵۔ تذکرہ وسوانح اور آثار وافکار محمد منصور الزمان صدیقی مدظلہ

❁ دوسرے مکتبہ فکر کی علمی ودعوتی شخصیتوں کی علمی وفکری غلطیوں سے بچنے کے لیے کوشاں ہونا اور ان میں موجود خیر کے پہلوؤں سے بھرپور استفادہ کرنا۔ (صفحہ ۱۰۴)

❁ اپنے مکتبہ فکر کی علمی ودعوتی شخصیتوں کی علمی وفکری غلطیوں سے بچنا بھی مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ دیوبندی مکتب فکر کی غلطیوں میں بعض اولیائے کرامؒ کے لیے صرف اللہ تعالیٰ کے لائق بعض الفاظ کا، اور بعض امتیوں کے لیے رسول معصوم ﷺ کی بعض خاص صفات کا استعمال بھی شامل ہے، ان کی کچھ مثالیں "صریر خامہ تبصرہ" کے صفحات میں بھی بیان کی گئی ہیں؛ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ **ان میں خاص الفاظ کے استعمال میں بداحتیاطی پائی جاتی ہے۔**

❁ آپ جیسی نابغہ روزگار ہستی آئندہ کئی صدیوں تک عالم فانی میں پیدا نہیں ہوسکتی۔ (صفحہ ۱۰۸)

❁ غیب کا علم اللہ تعالیٰ کی خصوصیت ہے، اس عبارت میں رحمت الٰہی سے مایوسی کا بھی اظہار ہو رہا ہے۔

۸۔ "والد کا پیغام ......اولاد کے نام" (مولانا عبدالقیوم حقانی)

❁ حدیث انس بن مالک میں مرسلا آیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ترکت فیکم أمرین...... (صفحہ ۱۲۶)

❁ امام مالک بن انسؒ نے معلقاً روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... امام ابن عبد البرؒ نے اس کی متصل وصحیح سند بیان کی ہے۔ دیکھیے: [التمهيد لما في الموطا من المعاني والأسانيد 24/331]

۹۔ "الحاوی علی المشکلات الطحاوی": (مولانا قاری سعید الرحمٰن)

۱۰۔ التقریر الرفیع لمشکوٰۃ المصابیح: (شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی)